بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com
حوالہ/Ref　　تاریخ/Date

توحیدِ الٰہی کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایمان افروز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27 / مارچ 2026ء (۲۷ /امان ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے توحید کا ذکر ہو رہا تھا، فتح مکہ کے وقت بتوں کو گرانے کی تفصیل گذشتہ خطبات میں بیان ہو چکی ہے۔ یہ سب کچھ آپؐ نے توحید کے اعلان کے طور پر کیا تھا، یعنی جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو، اُن کا تو یہ حال ہے۔ اہلِ طائف کے بُت لات کے متعلق ایک روایت یوں ملتی ہے کہ یہ درخواست کی تھی کہ لات بُت کو تین سال تک نہ توڑا جائے۔ آپؐ کی غیرتِ توحید نے یہ مداہنت قبول نہ فرمائی۔ اہلِ طائف نے ایک سال اور پھر ایک ماہ تک اس بُت کو منہدم نہ کیے جانے کی سفارش کی مگر آپؐ نے اس درخواست کو بھی قبول نہ کیا اور اس بت کو گروا دیا۔

حضور فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف مشرکینِ مکہ کا مقابلہ کر کے کعبہ کو بتوں سے پاک کیا بلکہ مسلمانوں کے دلوں میں بھی توحید مضبوطی سے قائم کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کی ایسی اعلیٰ تربیت فرمائی کہ ان کے دلوں میں شرک کا کوئی خیال بھی پیدا نہ ہو سکے۔

حضرت ابنِ عباسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ مَیں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے مسیح کی تعریف میں مبالغہ کیا تھا۔ مَیں تو صرف خدا کا بندہ ہوں۔ پس تم کہو کہ خدا کا بندہ اور اس کا رسول۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تمہیں منع فرماتا ہے کہ تم اپنے باپ داداؤں کی قسمیں کھاؤ۔ جس نے بھی قسم کھانی ہو تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ آپؐ کو یہ برداشت نہیں تھا کہ

خدا کی توحید کے سامنے کسی بھی چیز کو ہلکا سا بھی رکھا جائے۔

ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ اگر جنگ میں دشمن میرا ہاتھ کاٹ دے اور پھر فوراً کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کرے تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: نہیں، اسے قتل نہ کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مزید وضاحت فرمائی کہ اگر تم اسے اس کے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کرو گے تو وہ (کلمہ کی وجہ سے) تم سے بہتر حالت میں ہو جائے گا اور تم اس سے بدتر حالت میں چلے جاؤ گے۔

حضور فرماتے ہیں: پس جتنے صحابہ جو تھے پرانے انہوں نے بھی اگر کوئی ایسی حرکت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت برا منایا اسے۔ لیکن آج کل کے علماء کا حال دیکھیں۔ پاکستان میں احمدیوں کو کلمہ پڑھنے کے باوجود جس ظلم کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس کی انتہا کوئی نہیں۔ ان ظلم کرنے والوں کا فیصلہ اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے۔ بہرحال اب اس ملک کے شدت پسند مولویوں کے پیچھے چلنے والے لوگوں کو غور کرنا چاہئے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ شرکِ اصغر ہے یعنی ریاکاری (دکھاوا)۔ قیامت کے دن جب لوگوں کو اُن کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُن (ریاکاروں) سے فرمائے گا کہ ان کے پاس جاؤ جن لوگوں کے لیے تم دنیا میں دکھاوا کرتے تھے۔ انہی کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا تمہیں اُن کے پاس کوئی بدلہ ملتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ ابنِ آدم مجھے جھٹلاتا اور میری شان میں گستاخی کرتا ہے، حالانکہ یہ اس کے شایانِ شان نہیں۔ اس کا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ دوبارہ پیدا کیے جانے کا انکار کرتا ہے، جبکہ جس طرح اللہ نے اسے پہلی بار پیدا کیا، اسی طرح دوبارہ پیدا کرنا بھی اس کے لیے آسان ہے۔ اور اس کی گستاخی یہ ہے کہ وہ اللہ کے لیے بیٹے کا عقیدہ رکھتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی حاجت سے پاک، بے نیاز اور یکتا ہے۔

سورہ اخلاص کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اللہ وہ ہستی ہے جس کے سب محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں اس اقل عبارت کو جو بقدر ایک سطر بھی نہیں دیکھنا چاہیے کہ کس لطافت اور عمدگی سے ہر ایک قسم کی شراکت سے وجودِ حضرتِ باری کا منزہ ہونا بیان فرمایا ہے۔''

حضور انور نے فرمایا: آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سورہ اخلاص کو ثلث القرآن قرار دیا ہے یعنی قرآن کا تیسرا حصہ۔ حضرت مصلح موعودؓ اس حوالے سے فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس (سورہ اخلاص) کا مضمون خاص اہمیت رکھتا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری دَور میں دو بڑے فتنے پیدا ہونے تھے ایک دجالی فتنہ اور دوسرا یاجوج

ماجوج۔ان دونوں فتنوں نے یکے بعد دیگرے اسلام سے ٹکر لینی تھی۔ایک فتنہ خدائے واحد کی بجائے تین خداؤں کا عقیدہ لیے ہوئے ہے یعنی خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس۔دوسرا فتنہ دہریت کا ہے یعنی وہ سرے سے خدا کا منکر ہے۔قرآن کریم نے ان ہر دو فتنوں کے عقائد کی تردید کی ہے۔قرآن کریم نے صرف خدا باپ (یعنی خدائے واحد) کی خدائی کو قائم کیا ہے اور خدا بیٹے اور روح القدس کی سختی سے نفی اور تردید کی ہے۔گویا قرآن کریم نے تین خداؤں میں سے صرف ایک خدا یعنی خدائے واحد و یگانہ کی حقیقی خدائی کا قیام فرمایا ہے اور یہ صاف بات ہے کہ چونکہ خدا باپ کی تائید قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے اس لیے یہ سورہ اخلاص قرآن کریم کا تیسرا حصّہ بنتی ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعے سے ہی مل سکتی ہے۔جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے عرب کے دہریوں اور بدمذہبوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کرلیا۔

فرمایا: آج اس زمانے میں یاجوج ماجوج اور دجال تو ایک طرف خود مسلمانوں کے اندر بھی اصل حقیقی توحید کا ادراک نہیں رہا۔پس اس زمانے میں آنحضور ﷺ کے غلام مسیح موعود اور مہدی موعود نے آنا تھا اور وہ آیا اور اُس نے توحید کے خلاف ہر حملے کا مقابلہ کیا۔پس حقیقی بیعت کا حق ہم تب ہی ادا کرسکتے ہیں جب ہم حقیقی توحید کو ماننے والے ہوں۔

توحید کے اعلیٰ مقام کے متعلق ایک دفعہ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے خدا سے عرض کیا کہ اے خدا! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دے جس سے مَیں تیرا ذکر بھی کروں اور تجھ سے دعا بھی کروں۔خدا نے کہا کہ اے موسیٰ! کہو لا الہ الا اللہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اے خدا تیرے سب بندے یہی کہتے ہیں۔خدا نے یہی کلمہ کہنے کا دوبارہ ارشاد فرمایا۔حضرت موسیٰ کے اصرار پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! اگر میرے سوا دنیا کی سب چیزیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسرے پلڑے میں لا الہ الا اللہ کو رکھا جائے تو لا الہ الا اللہ سب چیزوں پر بھاری ہوجائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں حضرت مقدس نبوی ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہنے سے گناہ دُور ہوجاتے ہیں۔یہ بالکل سچ ہے اور یہی واقعی حقیقت ہے کہ جو محض خدا کو واحد لاشریک جانتا ہے اور ایمان لاتا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو اسی قادر و یکتا نے بھیجا ہے تو بےشک اگر اسی کلمہ پر اُس کا خاتمہ ہو تو وہ نجات پا جائے گا۔

ایک موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا جس نے کہا کہ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اس کا بندہ اور اس کی بندی کا بیٹا ہے اور اس کا کلمہ ہے جو اس نے مریم کی طرف القا کیا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے اور یہ کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے۔اللہ اسے جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل کرے گا۔

حضور فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے ہر موقع پر توحید کو بیان کیا اور امت کے دلوں میں بٹھانے کی کوشش کی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے مطابق آپ ﷺ کو اللہ کی عظمت بیان کرنے کا اس قدر شوق تھا کہ مخالفین بھی اس کا اعتراف کرتے تھے۔ ایک فرانسیسی مؤرخ نے بھی لکھا کہ اعلانِ نبوت سے لے کر وفات تک آپ ﷺ کی زبان پر ہمیشہ اللہ کا ذکر رہا، گویا آپ ﷺ کا مقصد صرف اللہ کو دنیا میں منوانا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ رسول کریم ﷺ کی شان خواہ کتنی ہی بلند ہو اور آپؐ سے ہمیں کتنی ہی محبت ہو۔ اللہ تعالیٰ کی شان بہرحال آپؐ کی شان سے بہت بالا ہے۔ خدا تعالیٰ ازلی ابدی ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ اس کے فیضانوں میں سے ایک بہت بڑا فیضان ہیں اور یہ آپؐ کی ذات سے دشمنی ہوگی کہ ہم آپؐ کو کوئی ایسا مقام دے دیں جس کے دینے سے خدا تعالیٰ کا مقام چھنتا ہو۔

آنحضور ﷺ کو توحید کے قیام کا اس قدر خیال تھا کہ جان کنی کی حالت میں بھی بار بار آپؐ کے منہ سے یہ کلمات نکلتے تھے کہ خدا یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ آپؐ بار بار یہی فرماتے تھے۔ گویا قوم کو آخری نصیحت اور آخری پیغام جو آپؐ نے دیا وہ یہی تھا کہ مجھے مشرکانہ مقام نہ دینا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس بات کا ہمیں خیال رکھنا چاہیے کہ ہم توحید کی حقیقت کا ادراک پیدا کر کے آنحضرت ﷺ کے توحید کے قیام کے لیے درد کو سمجھ کر اس کے لیے پوری کوشش کر کے حقیقی موحد بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور نے فرمایا کہ امریکہ اور اسرائیل ایران کے خلاف جنگ کے ذریعے دنیا خصوصاً مسلمان ممالک پر اپنی بالادستی قائم کرنا چاہتے ہیں، جس سے حالات مزید خراب ہو رہے ہیں۔ نقصان تو بیچ میں عرب ملکوں کا بھی ہو رہا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو خبردار کیا کہ وہ اس صورتحال کو سمجھ کر متحد ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں اس لحاظ سے بھی دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسلامی ملکوں کو وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔